

۱۴۰۰ ہجری ۱۴۰۰
بلا اجازت کوئی نہ چھاپیں

RAKE BOOK
NOT TO BE ISSUED
بکریوید کے دشمن
یعنی

۱۹ سالہ
بکریوید کا چوپیسواں ادھیائے

جس کا حوالہ رسالہ "کیا قربانی فعل جدید ہے" میں دیا گیا ہے ناظرین کی وقفت
کیواسطی مفصل ہر ایک منتر کا ترجمہ سوامی دیانند کے وید بھاشیہ کو مطابقت
سلطان المناظرین عبدالکبیر خان صاحب جلالپوری بارہ پٹی فغانان

۱۳۱
سابق دہم ویرجی آریہ

قربانی کے مخالفین کے اطمینان کیوٹو

جس پر قریب میں چھپو اگر شلیع کیا

۱۹۲۶
مورتم ۲۲ اگست

قیمت ۱۰ روپے

اس سے بہتر ذریعہ تبلیغ و حفاظت اسلام کا دوسرا نہیں

فولت سلطانان اور خانقاہ اسلام آباد
۱۹۲۶
مورتم ۲۲ اگست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ رسالہ موسومہ ”یجر وید کر درشن“ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ ہم نے اپنا رسالہ ”کیا قربانی فعل جدید ہے“ میں یجر وید کے ۲۴ دیو اوصیائے کا حوالہ دیا ہے اور چونکہ یہ اوصیائے تمام و کمال قربانی کے متعلق ہیں اسمیں صاف اور واضح طور پر بتلایا گیا ہے کہ فلاں جانور فلاں دیوتا والا یا کیلئے (قربانی کرنا چاہئے کبیر) سوامی دیا تندنے ترجمہ کرتے ہوئے (لفظ والا) اور کیلئے کے ساتھ ہی لفظ قربانی اڑا کر ترجمہ کو بے ربط اور سمجھنی دھماورہ کر دیا۔ تاہم اس میں سے قربانی اور کہانے کی جو قدرتی بات موجود ہے اسکو پڑھنے والے نہایت آسانی سے محسوس کر سکتے ہیں کہ درحقیقت ان منتروں میں ان جانوروں کو ان دیوتاؤں کے واسطے قربانی کئے جانے اور ان جانوروں کا گوشت ان لوگوں کے کھانے کیلئے بتلایا گیا ہے۔

ہمیں ان منتروں کو متعلق آریہ سماجی صحابہ گفتگو کر نیکا موقع ملا ہے تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس اوصیائے میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ان جانوروں میں ان دیوتاؤں کی صفات ہیں۔ جو اس اوصیائے میں تحریر ہیں۔ مگر منتروں کی تحریر یہ ہرگز ہرگز یہ بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ جیسا ہم نے اوپر بتلایا ہے کہ ان دیوتاؤں کیلئے قربانی کیا جانا مراد ہے۔ جیسا کہ (قدیم) سرگجاتی رہی ہے۔ دیکھئے یجر وید کا چوبیسواں اوصیائے۔ منتر ۱۔ اے انسانو! تم تیز چلنے والے گھوڑے۔ ہنگ تو پر اور نیل گاڑ کو سورج کے گن والے کالی گردن والے لکڑی والے دیوتاؤں کے واسطے۔ پہلے سے ملائے کیلئے۔ بہیڑی کو سرستی دیوتاؤں کے نیچے اٹھوڑی بائیں۔ دہے حصوں کو اور باہون کیلئے۔ نیچے پھر نیو اے اشو دیوتاؤں کے سوم اور پرشا دیوتاؤں کے۔ کالے رنگ والے پشو تو ندی کیلئے اور بائیں دہنی طرف کیلئے۔ سفید رنگ والے اور سورج

ایم کے متعلق حیوان پیروں کی گانٹھوں کے پاس کے حصے کیلئے بہت روموں والا ہوتا ہے
 والی گانٹھوں کو پاس سے لئے تو شش دلیو تا والی یونچ کیلئے سفید رنگ والا یا دیوتا
 والا دیا کام کو دقت کو سوائی بل کر سامی محل کر نیوالی گانٹھ یا بشنو دیوتا والا ناٹا دچوٹا
 بیل (بڑی عضو والا۔ اچھے کام والا عزت والا آدمی کیلئے جمع کرد۔ زہت بہتر جمع کر لیا فرما کر
 ان کو ان کے متعلق دیوتا کی خدمت میں ہمیں ان اشیاء میں دیوتاؤں کو گن معلوم کر دے
 کیا حاصل ہوا بلاٹ۔ باہیں۔ ٹوٹھی۔ بائیں اور دہنی طرف۔ پاؤں کی گانٹھوں کو پاس کو
 حصے عزت والا آدمی مذکورہ صفات کو جانوروں کو کس کام میں لائیں آخر کیا کریں
 کچھ تو کہنے کو کہتے ہیں۔ وید سے مسئلہ کوئی حل نہوا۔ کبیر)

منتر ۲۔ ای انسانو! تم لال۔ یہو سے لال اور پتے بیر کی طرح لال۔ سوم یعنی ٹہنڈی گن
 والا اور نیو کو رنگ والا۔ سرخی و نیو کو رنگ والا اور طوٹے اور نیو کو رنگ والا اور سفید اعضا
 رسیہ والا اور چہری کی سفیدی والا یہ سبنا کو گن والا جس کو ٹانگ میں سفیدی ہوا اور جس کو
 اگلے گور گہوٹھی بالکل سفید ہوں وہ بہر سیت دیوتا والا۔ اور جس کو تمام جسم میں رنگ برنگ
 چھوڑ چھوڑے جینیٹے ہوں وہ سب پران اور اودان دیوتا والا جانور (جہاں اس منتر
 میں تو طب کو تمام مسئلے حل ہو گئے مثلاً ایک گھڑا ایک گاؤ۔ ایک کتا۔ ایک شیر۔ ایک بکرا۔
 ایک گدھا۔ وغیرہ وغیرہ جہند۔ زند۔ جن کو اگلے گہوٹھے سفید ہیں ان تمام کو گن یعنی
 صفات خارجی اور داخلی ایک ہونا ناممکن ہے پہر کیا بہر سیت دیوتا والا گہوٹھے سفید ہیں کہ
 محض گہوٹھوں کی رعایت سے ہم صفت ہو گئے کیا بہر سیت دیوتا کوئی چوپایہ جانور ہو یا سطح
 دیگر دیوتاؤں کو سمجھ لو کبیر)

منتر ۳۔ ای انسانو! صاف بال یا صاف چھوڑ چھوڑے اعضا والے جن کو سب بال شہد
 (پاک) ہوں اور جن کو من کی طرح چمکتے بال ہیں ایسے سب سورج اور سوم یعنی چاند دیوتا
 والا۔ (یعنی سورج اور چاند عیسائی و شنی دیوتا والا گری۔ اور شہد چھوڑ چھوڑے یا کھیتی کر کھیتی
 میں مدد پہنچانوا ہیں کیا چاند اور سورج دونوں ہم صفت ہیں حیف کبیر)
 اور کچے یعنی سفید آنکھوں والا جس کا رنگ لال ہے۔ وہ حیوان کو محض اور دشت (دش)

کو رانیا والی کیلئے (سہ رانیا والی کو کیا دے دیں گے کوئی چاہے۔ بدوقت۔ تلوار وغیرہ ان کو پاس ہو کر
اور جن سے کام کرتے ہیں۔ وہ بایو (سوا) دیوتا والے اور جن کو توڑ مضبوط ہیں وہ پیران وغیرہ بایو دیوتا
والے پہلے سب میں گھڑ دیوتا والے جانتے جانتے ہیں (پہلے سب کن جانوروں سے مراد ہے۔ اور انکو جان کر کیا
حاصل ہوگا۔ اگر کسی مہاشہ نے جان لیا ہو تو براہ مہربانی ہمیں بھی بتا دیں کیسے)

منتر ۳۔ اے انسانو! جو پوچھنے لایا جسکا ترجمہ چھو او اور جسکا اونچا یا عمدہ چھو او وہی
وایو دیوتا والے جو پھل پادیں جسکا جسم سرخ اور جس کی پچھل چیل آنکھ وہی سستی دیوتا والے جسکو
کان پر بلہیا مرض کی شکل والے نشان ہوں یا جس کو کان خشک ہوں۔ یا جسکو سنہری کان ہوں
وہی سب تو ششاد دیوتا والے (کیا تو ششاد دیوتا کو بلہیا کا مرض ہے کیا تو ششاد دیوتا کو کان مثل مذکورہ
بالا کانوں کی ہیں ایک ہی دیوتا کو کان تین قسم کے ہونا ممکن نہیں جو پوچھنے لائق یہ کون جانور
ہیں۔ کیسے) کالے گلے والے جسکو قریب سفیدی یا جسکی جانگھیں (راٹھن) موٹائی سے علیحدہ معلوم
ہوں اسے سب والیو اور پھلی دیوتا والے (کیا پھلی اور ہوا کی راٹھن موٹائی کی وجہ سے علیحدہ ہیں۔
کیا ان کو گلے کا دی ہیں وغیرہ۔ ناظرین خود ہی سمجھ لیں)

سمجھ لو آپ ہی پڑھ کر کے منتر ویدوں کو۔ زبان بھاری نہ کہلو تو وید میں کیا ہے۔ کیسے
منتر ۴۔ اے انسانو! اچھی شکل والے اور صنعتی کاموں کو پورا کر نیو! (یہ منتر دیوتا والے
صنعتی کاموں کو پورا کر نیو! کن حیوانات سے مراد ہے۔ کیسے) (بانی کیلئے)۔ (بانی ان کو کام
میں لائیں) کیسے) نیچے سے اوپر چڑھنے لائق تین طرح کی بہتر وغیرہ۔ حج کر نیو! کیلئے ایک ہی
صورت والے بے نظیر صفات والے دو والوں کی عورتوں کو لئے۔ چھوٹی چھوٹی تہڑی عمر
والی بچیاں جانتی چاہئیں۔ (بیشک جانتی چاہئیں مگر وہ والوں کی عورتیں انہیں پاؤں مثلاً
پڑھائیں گیں۔ یا چٹائی پہریں گیں یا ان سے سواری کریں گیں کس مقصد کیلئے جانیں یا نرم
چارہ سمجھ کر ان کو اس طرح قربانی کر کے پیٹ چڑھائیں اور وہ انکو کھا دیں۔ یا وہ والوں کی
عورتوں کے چھوٹی بچیاں ہم صفات ہیں کیسے)

منتر ۵۔ انسانو! کہتی گردن والے یا کہینچکر لگنے والے ان دیوتا والے سفید ہوں والے ہیں
وغیرہ بے دیوتا والے اور نال سرخ پران وغیرہ گیارہ روزوں کو سفید رنگ اور روز کو دھوا

سورج کو متعلق مہینوں کو اور پانی کی صورت والی میگہ دیو یا یعنی میگہ (مہینہ) کی طرح گن
 والو جانو چاہئیں۔ (یعنی خشک کہیت میں اونکو پہلو تو تراوت (تری) آجائو میگہ میں تو
 یہی گن ہو کبیر)

منتر ۷۔ ای انسانو! او بخا۔ اعلیٰ اور ٹیڑھو عضو والا نا (چوٹا میل) بجلی اور ہوا کو گن والو
 اور جو اونچا جگہ دوسری چیز کو کاٹو۔ چھانٹو یا ہون کی طرح قوت اور جسکی چھوٹی ٹیٹھو بے باق
 دیو اور سورج دیوتا والی جنگا طوطوں کا حسن تیز رو ابلق۔ آگن اور بایو دیوتا والی کا
 مضبوط میگہ دیوتا والی جانتی چاہئیں۔ (جائیں تو مگر یہ وقت ہو کہ بجلی۔ بایو یعنی ہوا آگ۔
 سورج مختلف گن والی منتر ہذا میں ایک گن یعنی صفت کی موصوف قرار دی گئی ہیں یہ کونکر ممکن ہو کبیر
 منتر ۸۔ ای انسانو! تمکو یہ اوپر کچھ دور ننگے حیوان ہوا اور بجلی کی ساختی۔ اور جو ٹیڑھو عضو والا
 پاناٹے اور بیل میں دو سوم اور آگن دیوتا والی اور نیز آگن اور ہوا دیوتا والی۔ (گو یا سوم) آگ
 آگ اور ہوا مشترک صفات والی ہیں کبیر! پہلا گائی پرلن اور اردن دیوتا والی۔ اور جو ہیں
 ملیں کہ متر کی پیاری ہو بار میں جانتی چاہئیں۔ (غالبا کسی کو گلہ ہو پھر سو ہو جو جانور دن
 کے ہاتھ گئے سو مراد ہے کبیر)

منتر ۹۔ ای انسانو! تمکو کا گلو والی نیوے کو رنگ والی۔ سوم دیوتا والی دسوم دیوتا
 نیوے کا سا اور گلا کالا معلوم پڑتا ہو کبیر! اور سفید بایو دیوتا والی اور جتنے کہ جنگا ایک
 رنگ ہو قائم ہو اکیلو اور چھوٹی چھوٹی بچیاں سورج وغیرہ لوگوں کی پرورش کسیدو جاننا
 چاہئیں۔ (تسلیم کر گئے جتنے جانور ہوا کو کس کام کو بھی ہیں اور سورج چھوٹی چھوٹی بچیاں
 کا دودھ پکیر پرورش پانگیا یا یہ بچیاں سورج میں آباد ہو کر سورج کی پرورش کریں گی۔
 سورج کو کونکر جانتی چاہئیں۔ مطلب نہیں کہتا۔ یا درحقیقت جیسے کہ منتر ہذا کے
 مصنف کا منشا ہو کہ سورج کیلئے ان کی قربانی کرنا چاہئے صحیح ہو کبیر)

منتر ۱۰۔ ای انسانو! کالو بھوم دیوتا والی۔ دھوٹیلے انتر کش دیوتا والی۔ دب گن کرم
 سہاؤ والی برہمن کچھ سفید بجلی دیوتا والی اور منگل (دھوشی) کرا نیوالی دکھ سے پار اناری
 جانتی چاہئیں (دھاراج) انکا پتہ تو ہمیں ہی ملنا چاہئے دب گن کرم۔ سہاؤ والی کرن

جانور میں ہمیں بھی خوشی کی تلاش ہے یہ سچہ اچھا ہے اس آریوں کو تو کہیں رنج کا ہونا ممکن ہی نہیں۔ میان ہمیں یہ بات نہیں بلکہ ان کی قربانی کر کے ہمیشگی کی خوشی سمرا دے۔ یہنا اگلے رنگ رکھنے والی مختلف قسم کے ہار ہا جانور ہونے والے ہوتے ہیں۔ بکر اکتا گھوڑا گائے میں ایک صفت کا ہونا جلد حیرند۔ پرند۔ درند میں وید یا سوامی صاحب انیشور کے گھر میں ہی ممکن ہو سکتا ہو تو تو کیسے ہر ملنے انسانوں اور جانوروں کے درمیان میں سکھ کیلئے جو سبیل چیزوں کی گری کی رت میں تندر کیلئے سفید رنگ کی۔ برسات کا کام پورا کر نیکی کا رنگ یا کہیت کو پورا کر نیوالی۔ سردی کی سبیل کیلئے لال رنگ کی کہیت رت کا کام منہ بھالنے کو موڈ ششہر ت کو کام پورا کر نیکی لائی کی سبیل کو غم کی سربا یا ہر وہ ہمیشہ سکھی رہتا ہے۔ (واضح ہو کہ مذکورہ موسموں میں شخص ان جانوروں کی قربانی موسم کے موافق کرتا ہے اور اس موسم کا سکھ ملتا ہے یعنی موسم کے موافق جانور کا گوشت استعمال کرنا چاہئے خلاف نہیں۔ کیسے)

منتر ۱۲ تین بیڑ والے گائیوں کی حفاظت کیلئے پانچ بیڑ والے تین یعنی جسم۔ آواز۔ دل کی متعلق سکھوں کو قائم کر نیچے لے جو فناء میں غیر مشہوروں کو حال کر نیوالی۔ شکار کی حفاظت کو کام کیلئے جن کو تین بیڑے تین مقاموں میں قیام ہو دی چھے سو روٹھ کو کام کیلئے اچھی کوشش کریں اور سکھی ہوں۔ (تین بیڑ والے اور گائیوں کی حفاظت میں کیا خصوصیت ہو گیا ناید بیڑوں والا یا جسکے پاس قطعی بیڑ نہ ہو حفاظت کر نیسے عاجز ہو۔ شکار کی حفاظت کا کیا کام ہے لفظ شکار کا وید میں آنا بتاتا ہے کہ گوشت خوری ابتداء عالم سے ہوتی چلی آئی ہے۔ پیچھے سو روٹھ کا کون کام ہے جسکو تین بیڑ والے ہی انجام دے سکتا ہے زاید والا نہیں غیر مشہور چیز کو منی ہے اور اس کا حال کر نیوالا کون ہے یا ایسے فقرہ کا ابتداء عالم کو الہام میں جبکہ ہمہوں کو بچر غول غاں کو کچھ ہی نہیں آتا تھا غیر مشہور تو غیر مشہور جسکو مشہور چیزوں کو بھی جانتا و شوار تھا وہ وید کو مہل سو ہی مہل اور غیر الہا ثابت کرتا ہے عجیب اکبر منتر ۱۳ جن انسانوں ذریعہ چند کیلئے پیٹھ پر بوجھ ڈھونڈنے والی۔ برصی چند کے معنی کو دریچہ سینے (جبا کرتے) میں قابل کلب اوشنک چند کے معنی کو پچانے میں قابل ہوں۔ بیلوں کو چٹنی وغیرہ چند کے معنی کو دودھ دینے والی گاؤں تسلیم کریں وہ نہایت سکھ پاتی ہیں۔

(برائے چند - برعتی چند - دشک چند - لکب چند - جگتی چند - دیدوں کی نظم کی قسمیں ہیں
ان کو محض تسلیم کر لیں سو سکھ کا حامل ہو جائے عجیب کرامات کی بات ہو کہ بکیر)

منتر ۱۲ - اے انسانو! تم کو کالے گلو دالے آگن دیوتا والے اور سبکو دھارن پوشن کر نیوالے
سوم دیوتا والے نیچے کی طرف گرے سینا دیوتا والے - چوٹی چوٹی بچیاں باقی دیوتا والے -

کالے مضبوط کر نیوالے میگھ دیوتا والے - پوچھنے لائق منس دیوتا والے - بہت شکلوں والے
دووان دیوتا والے اور چمکتے رنگ والے آکاش - میرتھوی دیوتا والے جاتے چاہئیں - بہت سی

شکلوں کے رہنے والے کون جانور ہیں جو دووان دیوتا کو مخصوص کرتے ہیں - باقی دیوتا
اور چوٹی بچوں میں کس صفت کو ہونے نسبت پیدا ہوئی خوش گلو فصیح - بلیغ - ہونی کا

صفت بچوں میں ہونے یا کسی اور باعث سے کہ بکیر)
منتر ۱۳ - اے انسانو! تم کو یہ ہوئے عہدگی سے چلنے والے جانور اندر اور آگن دیوتا والے کہنے یا

جوتنے والے برن دیوتا والے - اور چربیل انسان کی سی عادت رکھنے والے منسک پر جا پت دیوتا والے
جاتے چاہئیں - (منتر ہذا انسان کی قدرتی طور پر منسک ہونا عظیم الشوری معلوم ہوتا ہے

یعنی جو منسک نہ ہو وہ انسان ہی نہیں گویا قدرتنا انسان منسک ہو دوسری معنی میں گشت خور بنایا گیا
ہو اور اسکو چھوڑ کر گیا ہے - اسی کی بنیاد پر منو مہاراج ذرا بڑی عمر کی اور حسابی میں شیلہ کی ۳

میں لکھا ہے کہ "جو انسان گوشت نہیں کھاتا وہ مرنے پر اکیس جنم تک جانور بنتا ہو کہ بکیر)
منتر ۱۴ - اے انسانو! جسے عالم جن ولا در فوج رکھنے والا آگن کی مانند جلال والا کمانڈر کیلئے

لئے چوڑے اسبابوں سے پیدا ہوئے پوری طرح سے برہمچریہ وغیرہ بڑاؤ والے پران کی طرح
محبت پیدا کر نیوالے انسان کیلئے - ایک سی ہوا میں پیدا ہوئی چیز یا گھر میں قائم ہوا چول کیلئے -

بہت دنوں کے پیدا ہوئے - قابل تعریف پہلور - آتش اٹھانے والے انسانوں کیلئے - اچھے اور صفا
پر اور جب کا آپ قیام ہو ان خود مختار انسانوں کیلئے - جو ملنے والے کو ملتا ہو ویسی ہی تنوگ

بھی ملو - درود ملنا چاہئے - برہمی اچھی بات ہے منتر ہذا کا سر پر کیسیکا ٹھکانا نہیں عبارت
لے ریلو ہرقدرہ (تعلق لکھنے والے کا منشا و مطلب خط کہ بکیر)

منتر ۱۵ - اے انسانو! تم کو بالو - بھلی دیوتا والے خوشنما سلینگ دار - مہندہ دیوتا والے

کیٹری جانور۔ کرم دیوتا والے جاکڑ بائق معلوم راستوں میں جانا آنا چاہیے۔ (مہندر دیوتا

کیٹری اور بالیو اور بجلی دیوتا خوشنما سینک رکھنے والی معلوم ہو تو ہیں۔ کبیر۔)

منتر ۱۸۔ اے انسانو! تھو سو مہ شانتی وغیرہ اوصاف دیو والو باب کو نیو کیسے دھونو گی

رنگ والو جو بہا میں بیٹھے ہیں۔ اُن پر ورش کر نیو عالموں کو کالی رنگ دار دھونو گی۔ اور مضبوط

کر نیو۔ اور اگنی دیا جانے والے کی پر ورش کنندہ۔ و دو انوں کی پر ورش کنندہ کی طرح کالی

رنگ والو سو فی اعضا یا جسم والو میں اختیار والی جاندار یا چیز جاننے چاہئیں۔

(بکر ہو میں جنوں میں کیا کیا کچھ۔ کوئی سمجھے بہلا تو گیا سمجھے۔ سو امی دیا تھنے یہ معنی دید

کر کو میں جو خود ہی مہل تھا آپ کی ترجمہ کر ڈی کو اور نیم پر چڑھا دی کبیر۔)

منتر ۱۹۔ اے انسانو! تم اس کہنتی کو کام کو پورا کر نیو اُن کے جانے میں ہوا کی طرح جو نظیر

صفت والو تیر سفید رنگ والو یا سورج کی طرح چمکتی سفید حیوانوں کو عمدگی سے اپنے

کام میں لاؤ (کہنتی کا کام کر نیو سفید رنگ کو جانور کو پسند کیا ہے۔ غالباً کالی۔ پیلو۔ لال۔

الہی وغیرہ رنگوں کو جانوروں کا کام میں لانا حکم دید کو خلاف ہونیسے پاپ ہو گا۔ کبیر۔)

منتر ۲۰۔ اے انسانو! پرندوں کو واقف جو آدمی ہنسرت کیلئے جن پھل نام کو خاص

پرندوں گرمی میں چروٹوں۔ برشا میں تیروں۔ شر میں بھوں۔ ہیمنت میں ککڑوں اور

مرغوں اور شتر میں ککڑوں کو عمدہ تجربہ حال کر تا ہو اسکو تم جانور جان لیا جانے سے

نتیجہ صاف نہیں کہا جاتا کہ ان موسموں میں ان پرندوں کا گوشت کھانا موسم کی موافق اور

فائدہ مند ہو واضح ہو کہ ہنسرت والوں نے بجا کر سو کہ موسم مذکورہ منتر مذکور میں کبیر۔)

منتر ۲۱۔ اے انسانو! جسے پانی کے جانوروں کی پرورش سے واقف آدمی سمندر کیلئے اور

اپنے بچہ مار نیو لے میگہ کیلئے مینڈکوں کو۔ اور بھوں کیلئے چھلیوں کو (دوست) کی

طرح آرام دینے والا۔ سورج کیلئے کلچھی۔ جنگلی جانوروں کو برن کیلئے ناکر۔ مگر وغیرہ کو اچھی

طرح سے اور پکڑ کر نفع اوٹھانا چاہیے ویسا ہی تم ہی کرو۔ (بیک چھلی وغیرہ پانی کو جانوروں

کو پکڑ کر بچاؤ نفع حاصل کرو اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریق نفع کا آپکو معلوم ہو گا۔

پانی میں آزاد رہنے سے زیادہ پرورش آپ اُنکو پکڑ کر کیا کر سکتے ہیں۔ دید تو یا ناکہ۔ مگر۔

میں تک وغیرہ کل آبی جانوروں کا گھانا جائیز کیا ہے اور سورج - ورن وغیرہ دیوتاؤں کیواسطیٰ ان کی قربانی بتلائی ہو کہیں

منتر ۲۲ - اے انسانو! جیسے پرندوں کو اوصاف سے خاص طرح واقف آدمی چند رہاں یا سہ ماہی کیلئے ہنسوں ہو اور کڑی لگائی - اندر اور ان کیلئے سارسوں - منتر کیلئے جل کوؤں اور شتر مرغوں اور برن کیلئے چکوں کو اچھی طرح حال کرتا ہو ویسے ہی تم ہی کرو - منتر نہا میں کسی لفظ کو ثابت نہیں ہو سکتا کہ ان پرندوں کی صفات سے دیوتاؤں کا کس بات میں مقابلہ کیا گیا ہے بلکہ نہایت اہم لفظوں میں بتلایا ہے کہ یہ پرند اس دیوتا کیلئے اور یہ پرند اس دیوتا کیلئے حال کر رہے - اب حال کر دیکھا کریں دیوتاؤں کیلئے کیا پالنے کیلئے - یا سواری کو لٹو یا ہل میں چلائیے - آخر نتیجہ ہی قربانی کیلئے کہ یہ تمام دیوتاؤں کیلئے راج ہیں دی راج جانوروں کو ان کو اور کسی نسبت بخیر قربانی نہیں ہو سکتی کہیں

منتر ۲۳ - اے انسانو! جیسے پرندوں کو فائدہ ہو جانیا اور ان کیلئے مرغوں - بنا سستی یعنی بغیر ہل پھول دینے والے درختوں کیلئے آٹوں - آگن اور سووم کیلئے نیل کنٹھوں سورج چند رہاں کو لٹو سوروں منتر اور ورن کیلئے کہوتروں کو عمدگی سے جانتی ہیں ویسے تم بھی جانو دمہاراج خوب جان لیا اس جانور کا نتیجہ فرماؤ کیا ہو تمام جانور سمیٹ کر لٹو تو کیا اب سورج - چاند ہوم آگ منتر - ورن وغیرہ دیوتاؤں کو جسے خریدہ فرمائیں گے اور انکو کس کام میں لائینگے انکا کیا نتیجہ گئے کیا ہمارے گناہوں کو ان جانوروں کو ان دیوتاؤں سے برخلاف ہو جائیگا اندیشہ ہو

آخر ہم جانکر اسمیں کیا ہینگ لگائیں گے، مگر اس کو کہ ان کیلئے ان کو قربانی کریں اور بس چھپتی نہیں ہر بات بناؤ کوی ہزار - آخر کو ہو کر رہتی ہو اصلیت آشکار - مطلب یہ کہ وید میں مذکورہ جانوروں کو مسطورہ دیوتاؤں کو قربانی کا حکم فرمایا ہے کہ اس بات کو انسان جانیں اور مقررہ چوپائے - پرند - پانی کو جانور مخصوص دیوتاؤں کیواسطیٰ قربانی کریں -

منتر ۲۴ - اے انسانو! جیسے پرندوں کو کام جانیا اور ان کیلئے سورج (حکومت - عزت) کیلئے کو کیلئے ووداؤں کی عورتوں کیلئے چکوں - راعلوں کی بہنوں کیلئے کو کیلئے - آگن سہماں - آگ کی مانند گرہ پال (صاحب خانہ) کیلئے پار دشن کو پالتی ہیں ویسے ہی تم بھی پالو - (بہت بہتر - مگر یہ بتلا

کہ صاحب خانہ پاروشن کا۔ وہ دونوں کی بہنیں کو لیکوں کا اونکی عورتوں میں چپکوں کا کیا بنائیں
 گئیں۔ ہماری پالیسی کو کیا مقصد ہمیں کیا نفع۔ یاد حقیقت اُنکی کہلا نیکیو یا اُن کیو سلطنتی
 کر نیکیو پالیں کہیں

منتر ۲۔ ای انسانو! جیسے وقت کا جانو والا دن کیلئے ملائم ہو سو والی کبوتروں۔ رات کیلئے
 سینچا پتوں و رات کی میل یعنی صبح و شام کیلئے کال کوؤں۔ اور آدمی کیلئے بڑی بڑی خوشنما بازو
 والی پرندوں کو محمدی کی حال کر سکتا ہو دیکر ہی تم بھی کرو۔ (کہیں کر س جسکو درکار ہو سگے
 وہ خود حال کر لگائیں۔ میں کیا فائدہ۔ دن کبوتروں کا رات سینچا پتوں کا۔ صبح و شام کوؤں کا اور
 آدمی خوشنما بازو والی پرندوں کا اچار ڈالیں گے یا سچی بات کر اُن کیلئے ان کو قربانی کر نیکیلئے حال
 کرنا چاہیں۔ کہیں

منتر ۳۔ ای انسانو! جیسے زمین کو جانداروں کو فائدہ جانو والا آدمی۔ زمین کیلئے چوپھوں
 پول کیلئے قطار باز دھکر علیچہ والی خاص پرندوں۔ روشنی کیلئے کشتوں۔ پورب وغیرہ سمیتوں کیلئے
 خاص سفید رنگ کی نیولوں کو اچھی طرح کی حال کرتا ہو دیکر ہی تم بھی کرو۔ (دہاشی وید کا حکام
 کی اپنی فریض کو سمجھیں۔ چوہر۔ نیول۔ کبوتر۔ مینڈک۔ آلو۔ چڑی۔ سارس۔ بکری۔ بگڑ۔ مگر۔ ناکے
 وغیرہ وغیرہ ہوا۔ زمین۔ پانی وغیرہ میں رہنے والی جانور کیلئے۔ مکوڑی عالموں۔ اونکی عورتوں اور
 بہنوں سورج۔ چاند۔ ہوا۔ آگ وغیرہ دیوتاؤں کیلئے جمع کریں اور پالیں ورنہ وید و روپی
 یعنی مخالف وید اور ایشور کی حکم عدلی کا جرم ہو گے۔ چرمیا کہ تعمیل وید کو حکم کی کڑی ہیں لیکن
 وید کا مخالف اُن کی چیر وادیت ہیں! صنوس کہیں

منتر ۴۔ ای انسانو! جیسے جانوروں کی مفاد سے واقف۔ اگن وغیرہ بسوؤں کیلئے رشی جاتی کو پتوں
 رُوروں کیلئے۔ بارہ آدیتوں کیلئے مسکوں اور سب کے نظیر چیزوں یا عالموں کیلئے پریشٹ
 نخل کو خاص ہرن۔ اور حال کر ذائق کیلئے کلنگوں کو اچھی طرح جانو ہیں دیکر ہی تم بھی جانو
 (دیت بہتر۔ مگر ہماری جانو کی کیا حال جب معلوم نہ ہو کہ اگن یعنی آگ رشی جاتی کو ہرن کو اور
 رُور و جوں کو بارہ آدیتہ مسکوں کو اور رُور نظیر چیزیں یا عالم خاص ہرن کو اور حال کرنے
 لائق لوگ کلنگوں کا کیا کریں گے۔ اگر قربانی کیلئے جانیں تو جاننا بیشک ضروری ہو اور دہاش

خوب سمجھ لیں اور یاد کر لیں کہ کون جانور کسکو کون قربانی کرنا چاہیے (کبیر)

منتر ۲۰ - اے راجہ! جو آدمی قابلوں کیلئے آپ اور سستی نام والی ہرنوں کو فیتروں کیلئے
گورنری ہرنوں کو نہایت بڑی کیلئے پھینکوں کو۔ مہاتماؤں کو محافظوں کیلئے نیل گایوں کو۔ علم
کیلئے کرنیوالی کیلئے اونٹوں کو جمع کرتے ہیں وہ دولت اور انج سے معمور ہوتے ہیں۔ راجہ
فیتروں وغیرہ کیلئے مذکورہ جانوروں کو جمع کر کے قربانی کرتے ہیں وہ دولت اور انج سے ہمراہ
ہوتے ہیں ورنہ بتاؤ کہ ہمارے جمع کئے ہوئے ہرنوں کو دیکھو فقر (منتر) خرید کریں گا اور
ان کو بدلی میں انج و دولت دیں وہ خودی بچان سستی ہیں وغیرہ (کبیر)

منتر ۲۱ - جو انسان راجہ کیلئے آدمیوں۔ ہاتھیوں۔ بانی کیلئے پوشوں۔ آنکھ کیلئے پتنگوں
اور کان کیلئے ہرنوں کو جمع کرتے ہیں وہی فیتور اور مضبوط اندری والی ہوتے ہیں۔ بانی
(آواز) پوشوں کو آنکھ پتنگوں کو۔ کان ہرنوں کو کسکام میں لائیں گے پتنگوں وغیرہ کو
آنکھ وغیرہ کی نسبت آریہ سماجی انکو کیوں جمع نہیں کرتے کہ مضبوط اندری ہو جائیں
خواہ مخواہ اکہار دیو قائم کر کو طاقت بڑا نیکی فکر میں ہیں جس سے گورنمنٹ اور ہمسایہ قومیں
مشتبہ نگاہوں سے دیکھتی ہیں ہرنوں پتنگوں وغیرہ جمع کر لیں اور کہیں کہ وہید میں ہمارے
واسطی ان کو جمع کر نیکیا حکم لکھا ہے کیا مقوی باہ کائنات ہر طلا کو جزو تو نہیں ہیں۔ (کبیر)

منتر ۲۲ - اے انسانوں! تمکو رعایا پالنے والی اور اسکو متعلقین اور ہوا اور ہوا کی متعلق چیزوں
کیلئے مرگ (ہرن) نہایت پاکیزہ کیلئے بنیلا مینڈھا۔ حاکم کیلئے کالا ہرن۔ آدمیوں کو راجہ
کیلئے بندر۔ بڑی شیر کیلئے نال ہرن۔ مخزن تیز دار کیلئے نیل گاؤ شکاری یا باز کیلئے بطخ
چوڑے نیلے کیلئے چوڑا کیرا۔ سمندر کیلئے سو سمار۔ سمون پر تپ کیلئے باجی جمع کرنا چاہیں
دھاری بھی ہی راؤ کہتے کہ آریہ مہاشہ ان چیزوں کو جمع کریں اور راجہ کی نذر بچا کر کیا واسطی
بندر۔ اور حاکم کو قانونی مشورہ دیو یا سواری کیلئے کالا ہرن۔ اور مخزن تیز دار کو نیل گاؤ
ہمیشینی کو کیر اور شیر کو کالا ہرن شکاری اور باز کو بطخ۔ چوڑے نیلے۔ کیروں کو چوڑے کیر
صبح ہی نذر دیا کریں منتر مذکور میں شیر کو واسطی کالا ہرن باز کو شکاری کیلئے بطخ اور نیلے کیر
کے واسطی چوڑے کیر۔ اور سمون پر تپ کیلئے باجی کے فقروں کی تمام اوصیاء کی منتر دینا

راز فاش کر دیا کیونکہ شیر کی خاص غذا ہرن کیٹھڑوں کی خوراک کیشری اور بازو شکر کا کہا جاتا ہے اور وہ میں حکم ہے کہ آریہ ان کی غذا جمع کر کے انکو دیں۔ لہذا باقی فقہ و فخر مذکور یعنی عالم کیلئے کالا ہرن، محضر تمیز دار کو نیل گاؤ۔ آدمیوں کو راجہ کو بندر۔ کہا نیلو دیا کریں صاف ہو جاتی ہیں نیز تمام فخر و ہر جانور کو متعلق جن دیوتاؤں کو نام درج میں وہی ان کی خوراک ہے جو قربانی کو ذریعہ ان کو پہنچائی جاسکتی ہے۔ سوامی صاحب کی اتنی زبردست کوشش سے یہی وید کا اصلی رنگ نہ بدلنا قبول حضرت ذوق سے ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب۔ ذوق یاروں نے بہت زور غفل میں مارا۔ کیلئے

متر ۳۰۔ انسانو انکو پر جاپت دیوتا والا کیشر دھڑا آدمی، اور جو ٹما کیلئے خاص شیر اور بلاؤ جمع کرنے والے کیلئے (کہ وہ شیر اور بلاؤ کو کھلائی کیلئے) سفید چیل و شاؤں (سمتوں کیلئے) دھوکشا چڑیا لگن دیوتا والی، اور چڑ۔ لال بسانپ اور تالا شکر ہنر والی سب شتا دیوتا والی اور بانی کے لئے سارس جانتا چاہئے (سارس کو بانی (آواز) کس کام میں لائینگے۔ کیلئے)

متر ۳۱۔ جب تم نے سوم کیلئے کلنگ یا نیلا بکرا۔ نیولا۔ قدرت والا خاص جانور مضبوط کر نیوالی کے متعلقین یا صاحب ثروت آدمی کیلئے۔ گورا ہرن یا خاص کسی اور نسل کا ہرن۔ اور کلٹ ہرن الوت کیلئے۔ سنے کو بعد بتا نیوالیکے لہو۔ چکوا چکوی نیز ملاوے تو بہت کام کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں (وہ چیتاں چیت بنجھے کوئی معنی ہلکے قدرت والا خاص جانور۔ مضبوط کر نیوالے کے متعلقین۔ سنے کے بعد بتا نیوالے فقیرے کتے مہل ہیں)

بھلا اے وید اقدس ات تیرے فقرات مہل کو کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانتا تو کیا سمجھے غریب اگنی۔ آدیتہ۔ انگرا۔ والیو۔ چلا چلا کر کہ رہی ہیں مہاراج ہم تو زبیر غیر تعلیم یافتہ۔ بے زبان ہیں ہماری تو کوئی مادری زبان ہی نہیں کیونکہ بلماں باب پیدا ہوئے ہیں ہر شخصکرت نہایت ادق علم چہ جیسو و سیم العلم کی مثال کی زبان او سپر فقرات مہل کی بہر مار۔ ہم کیونکر سمجھیں۔ کیسے سمجھیں کیا سمجھیں کہ تو نے کیا کہا یا سارس

تیرے کلام کو تو بڑے بڑے سنسکرت داں پندت بھی نہیں سمجھیں گے اور قیامت نہ
 شمعینے کا جھگڑا رہیگا۔ (دیکھو رسالہ المہل) ہمتوان چیزوں اور دیوتاؤں کو بھی نہیں
 جانتے جن کو صاف صاف نام تو نے تحریر کئے۔ ہمیں تو ابھی ان کی کچھ پہچان نہیں کبیر
 منتر ۳۳۔ انسانوں، انکو سورج دیوتا والی نگلیا۔ اور سپہا۔ سورج اور شیاہ۔ پران تو
 والے طوطی۔ آدمی کی طرح بولنے والا طوطا ندی کیلئے۔ سنی بھوم دیوتا والی۔ اور

کیہری شیر۔ پیڑ یا اور سانپ کرودھ (دھند) کیلئے۔ اور شدھ کر نیو الاطوطا اور
 آدمی کی طرح بولنے والے پرند (جن کے نام یاد نہیں) سے خوب کبیر سمندر کے
 لئے جانتے چاہئیں۔ انہیں سمندر میں ڈبو دیں یا کیا کریں کچھ تو شرح کرتے۔ کبیر
 منتر ۳۴۔ اے انسانو! تم کو عمدہ کرنے یا جانتے والا پرند میکھ کی طرح مفید۔
 اور آت کیشی۔ اجگر سانپ اور کاٹھ کا تتر بتر کرنے والا پرند۔ جسے سب ہوا کے
 لئے۔ بینکراج پرند بڑی بڑی چیزوں اور بانی کی حفاظت کر نیوالے کئے گئے
 (ان کے کہا نیسے آواز بنی رہتی ہی کبیر) الج پرند انتر کش دیوتا والا۔
 بطخ۔ جل کو۔ مچھلی یہ سب سمندر کے لئے۔ اور کچھو پر کاش۔

(روشنی) بھوم (زمین) دیوتا والے جاتے چاہئیں۔ (آواز کو
 محفوظ رکھنے والے کو مناسب ہے کہ وہ الج نام کے پرند
 کو کہا دے۔ کبیر)

منتر ۳۵۔ ای انسانو! نکو آدمیوں کا پاک کر نیو الا جانو چندرمان کیلئے۔ (دہی مہل فقہر کبیر)

گوہ اور کالکا اور گٹھ پھوڑا۔ اور بنا سیتی کے متعلق۔ مرغاسوتا دیوتا والا سنگھ
 پون کیلئے ناکے کا بچہ۔ مگر چیا اور پانی کے کیرے سمندر کیلئے۔ اور سپہی الجا کیلئے
 جاننا چاہئیں۔ (پاک کر نیو الا خاص جانور بتانے میں بخل کر گئے۔ بتایا بھی اور کچھ نہ
 بتایا۔ مرغاسو سنگھ پون کیا کرے ناکہ مگر وغیرہ تو خود ہی سمندر میں رہتے ہیں ہمہ
 جانتے جانتے سے کیا بتنا ہی۔ کبیر)

منتر ۳۶۔ ہر فی دن کئے گئے۔ مینڈکا۔ موسیٰ (چوہا) اور تیری سانپوں کیلئے

کوئی بھیر (جنگل میں چرسو والا) خاص جانور بشنو دیوتا والا۔ کالے رنگ کا ہرن وغیرہ رات کیلئے ریحہ۔ جتو۔ اور سوشیلکا پرند آدمیوں کیلئے۔ اور پر سکور۔ مینولی چریا۔ بشنو دیوتا کی سمجھنا چاہئے۔ دہم نہ سمجھے کہ ہرن کا دن اور کالے رنگ کا ہرن وغیرہ رات کے کس کام کیلئے مقرر کیا گیا۔ بھر قربانی کے اور مینڈک۔ چھیا۔ تیسری چھیا سانپ کیلئے مخصوص کیلگی میں اور یہ سانپ کی خاص غذا ہیں جس سے جملہ منتر مانٹ اور عیسائی جو میس کا راز کھل جاتا ہے کہ ان مذکورہ دیوتاؤں وغیرہ کی مذکورہ جانوروں پرندہ خاص غذا ہیں اور منٹروں کے واضح کا اس ادھیان کی تحریر سے یہی مطلب ہو کہ ان جانوروں کو ان ہستیوں کی واسطے جو مذکورہ جو میں قربانی کیا جاویں وہ کیا لطف جو غیر پردہ کہوے۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بونے۔ کبیر)۔

منتر ۳۰۔ انسانوں کو کلا کپھوڑے کیلئے۔ رشی نسل کا ہرن۔ مور۔ سیرن گائیوالو اور جنوں کیلئے۔ جل چر۔ (پانی میں چرسو والے) گلگھی مہینوں کیلئے۔ پھو اور خاص ہرن اور کنٹھ پچی بنیلی (بن میں رہنے والا) اور گوشت کا کون وغیرہ چیزوں کیلئے اور استہ (بڈی) موت کیلئے۔ جانی چاہئے۔ (کپھوڑہ کو کلا پر سواری کر گیا یا کیا۔ گلگھی کا مہینہ کیا کہیں گے کہائیں گے انہیں کہا بنیلی قدرت کا پھر کس کام میں لائیں گے آخر نتیجہ وہی برآمد ہو گا کپھوڑہ اور مہینے کی قربانی کیواسطے یہ جانور مقرر کر کے کہیں۔ اور سہ الہام ہوا مگر ادھورا۔ شیور نے کیا نہ اٹکو پورا۔

منتر ۳۱۔ انسانوں کو کلا کپھوڑہ لائیوالی مینڈکی رتوں کیلئے۔ موسا اور موکش اور مان تہال پر ورش کر نیوالوں کے بلوں کیلئے۔ اور پڑا سانپ اکن وغیرہ سبوں کیلئے۔ کچن۔ کبوتر۔ آو اور خرگوش مروت کیلئے اور ہرن کیلئے۔ بنیلا مینڈھا جانا چاہئے (شرح صدر کبیر)

منتر ۳۲۔ انسانوں کو کلا کپھوڑہ وقت کے حصوں کیلئے۔ اونٹ اور گہرتی دان اور کلھن۔ پڑا کلا بدھی کیلئے نیل گاؤ بن کیلئے۔ رور دیوتا والا۔ کوئے۔ مرغ۔ کپھوڑوں کیلئے اور کو کلا کام کیلئے جانی چاہئیں۔ (کو کلا پسینے۔ پکاتے۔

سینے وغیرہ کاموں کیلئے یا خرید و فروخت کے کاموں کو کن کاموں کے لئے جانیں۔
وقت کے حصے اونٹ کو کس کام میں لائیں گے غضب ہے یہ بخود ہی بے سبب
نہیں غالب یہ کچھ تو ہر جسکی پردہ داری ہے کبیر

منتر ۴۰۔ اے انا فو۔ اونچا اور پنیے (تیز) سنگوں والا گیندا اور سب عالموں
کے کالے رنگ کا کتا اور بڑے کانوں والا گدھا۔ اور بھڑیا۔ یہ سب راکششوں
کیلئے۔ سور و دشمن مارنیوالے راجہ کیلئے۔ شیر مروت دیوتا والا۔ گرگیان
پیکا اور سب پرند شرمیوں میں لایق کیلئے۔ اور پرشت ہرن و دوالوں (عالموں)
کیلئے جانتے چھپکین دیات اظہر من الشمس ہے کہ راکششوں کی مرغوب غذا کتا
گدھا وغیرہ جانور ہیں اس سے منتر بذا اور دیگر تمام مذکورہ بالا منتروں کے راز کا
افشا ہوتا ہے اور سوامی صاحب نے جو باتیں اپنے ترجمہ میں بطور راز منقذ رکھی ہیں
انکا انکشان ہوتا ہے کہ دیوتاؤں وغیرہ کی خوراک اور مرغوب طبع وہ چرند پرند ہیں جو
ان کے نام کے ساتھ لفظ والا اور کیلئے سے منسوب کئے گئے ہیں وہ ان کی خدمت
میں بذریعہ قربانی نذر کرنے چاہئیں اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت
نہیں ورنہ ہمیں ان کے جاننے بخاننے سے کیا مطلب اور انکو جان کر ہم کیا کر سکتے
ہیں بجز قربانی اور نذر جمع کر کے ہمارے واسطے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا بجز سوا
اس کے جس دیتا کے نام سے جس جانور کو نصبت ہے اور اس دیتا کے واسطے قربانی
کریں بحر وید کے چوبیسویں ادھیائے میں سوامی دیانند نے ترجمہ کرتے ہوئے لکھی
وایو۔ اندر۔ مٹر۔ ورن۔ وغیرہ کو حسب اجداد دیوتا اور ان کے لگن یعنی صفات
بھی علیحدہ علیحدہ تسلیم کئے ہیں لیکن ستیا رتھ پرکاش سہاس اول میں ایشور
کے سوانام تحریر کئے ہیں اور لکھا ہے کہ دیوتاؤں کے نام نہیں ہیں دیوتاؤں
کے نام فرضی ہیں درحقیقت یہ سب نام ایشور کے ہیں۔ جو ایک دوسرے
کی قطعی ضد ہے اور سوامی دیانند کی تحریر میں بہت بڑا اجتماع ضدین
ثابت ہوتا ہے۔ (کبیر) ہد اکم اللہ تعالیٰ

خیر اندیش خدایق عبدالکبیر خاں کبیر جلال پوری
کوٹھی صاحبی کرم الہی نور الہی سوداگران جفت

بازار بلہیاران دہلی - مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۲۶ء

پنڈت کا تم سحر خود اپنے وید و پیر . وید و بنکی
فحش بیانی ارویدوں کی ظلمانی ارتار سچ دنیا ار
تعداد ازدواج ار سوامی دیانتد کو قول و فعل . ار
روح و مادہ . قربانی ار زنا نہیں نیوگ . ار
شندی نیوگ . ار الہام جدید ار اکہل ار تلوار اسلام ار
سدھانت ار یوگید کے درشن ار یجروید کے درشن ار
ناممکن بات ار واکم مارگی آریہ ہیں ار آریہ اپنے
کو آریہ ثابت کریں . ار پت سڈھار ار

والہم